ازع
از فرح محمد

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ازع

از فرحا محمد

Episode 02

www.novelsclubb.com

یہ ہے زندگی۔۔۔
اک امتحان مسلسل۔۔۔
کبھی بے تحاشہ خوشیاں۔۔
کبھی غم کی شب مسلسل۔۔
کبھی ساتھ ہو سبھی کا۔۔
کبھی ہو جائے اکیلے۔۔
کبھی ہو اداسی پل پل۔۔

ازع از قلم فرحا محمد

کبھی ہو قہقے مسلسل۔۔

کبھی ساتھ دوستوں کا۔۔۔

کبھی محفلوں میں رونق۔۔

کبھی بھیڑ میں تنہا۔۔

کبھی خاموش مسلسل۔۔

کبھی اپنوں سے لڑائی۔۔۔

کبھی ہو جائے جدائی۔۔۔

کبھی بات بھی نا کرنا۔۔

کبھی گفتگو مسلسل۔۔۔

کبھی رب کو یاد کرنا۔۔۔

تسبیح نماز پل پل۔۔

کبھی ایک سجدہ مشکل۔۔

اور دنیا میں گم مسلسل۔۔

-:________________________:-

www.novelsclubb.com

اگلا دن

کراچی میں سورج اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا سڑکوں پر شور مچاتی گاڑیاں ٹریفک ایسے میں دور کہیں شاہ ہائوس کی اونچی چوڑی لمبی عمارت جس کا رنگ سفید تھا اپنی آب وتاب چمک رہی تھی اندر صرف خاموشی تھی ایسا لگتا تھا کہ کوئی زہ روہ وہاں نہیں اوپر کی منزل میں زوہان گرے ٹو پیس میں ملبوس نک سک سا تیار خود پہ پرفیوم چھڑک رہا تھا آئینے میں اسکا دیکھتا عکس واضح تھا نیلی پر کشش آنکھیں گوری رنگت چوڑی پیشانی کسرتی جسم وہ شخص حسن کا دیوتا تھا یہ کمرا بادشاہ کا کمرہ لگتا تھا بیچ میں پڑا کنگ سائیز بیڈ بائیں طرف گلاس ڈور تھا جسے دھکیل کر بالکونی میں جاتے تھے دائیں طرف دیوار گیر کتابوں کا ریک تھا جس میں کتابیں ٹرافیز اور میڈلز کا انبار تھا سفید دیوار میں باتھ روم اور ڈریسنگ روم کا دروازا نصب تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرے کا دروازا کھول کا باہر نکلا۔

چار پانچ سیڑھیوں سے اترو تو سامنے سے سفید دیوار میں بڑا سا فریم ٹنگا نظر آتا ہے جس میں ایک وجیہہ دراز قد گوری رنگت اور نیلی آنکھوں والا مرد اور ساتھ میں

اسکی بیوی اور ایک نیلی آنکھوں اور کالی بالوں والا لڑکا دو سال کی لڑکی کو اٹھائے کھڑا تھا۔

وہ مرد سلطان شاہ تھا زوہان شاہ کا باپ اسکا سب سے قیمتی رشتہ وہ کچھ دیر رک کر ان دونوں کو دیکھنے لگا اپنے باپ کو دیکھ کر اسے لال جوڑے میں ملبوس لڑکی اور اسکے سامنے پڑی خون میں لت پت اپنا باپ یاد آیا اس نے کرب سے آنکھیں بند کی۔

"تم میری زندگی میں نا آتی تو آج میرا باپ میرے ساتھ ہوتا"

اس آواز میں کرب تھا تکلیف اذیت ہی اذیت۔

(زوہان جب دس سال کا تھا تو اسکی امی کی ڈیتھ ہو گئی تھی ان کے ڈیتھ کے کچھ عرصے بعد دلاور شاہ کے کاروبار بند ہو گیا حالات اس قدر خراب ہو گئی تھی کہ انہیں اپنا گھر بیچنا پڑا جس کے بعد وہ سلطان شاہ کے ساتھ رہنے لگی زوہان کی پرورش زہرہ بیگم نے کی زوہان ریحان اور شاہان کو دیکھ کر انہیں مما کہتا تھا اور دلاور شاہ کو بابا سائیں)

وہ کچھ دیر انہیں دیکھتا رہا پھر سیڑھیاں اترتا ڈائنگ ہال میں آیا۔

www.novelsclubb.com

جہاں شاہان اور ریحان بائیں جانب بیٹھے تھے دائیں جانب زہرہ بیگم اور ماہی بیٹھی تھی۔

زوہان کوٹ کی بیچ والا بٹن کھولتا سربراہی کرسی پہ آبیٹھا۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد زوہان بولا۔

"اگر تم دونوں کو آوارہ گردی اور کلبز میں گھومنے سے فرصت مل جائے تو اپنی بابا کا بیزنس سنبھالو۔"

ریحان اور شاہان ناشتہ سے رک کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے انکے چہرے پہ آئے تاثرات سے کوئی بھی جان سکتا تھا کہ انہیں یہ بات ناگوار گزری۔

مگر ان دونوں میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ زوہان کو کچھ بولیں۔

دونوں نے مل کر کہا۔ " جی بھائی کل سے جائن کریں گے "

www.novelsclubb.com

زوہان ماہی کی ڈگری پوری ہو گئی ہے تمہاری بابا سائیں چاہ رہے ہے کہ اس مہینے کی آخری تاریخ کو ریحان اور ماہی کا نکاح کروادے" زہرہ بیگم نے سب کو خاموش دیکھتے بولی۔

ماہی نے چونک کر پہلے زہرہ بیگم کی طرف دیکھا پھر زوہان کی طرف۔

زوہان "آپ دونوں بڑے ہیں جیسا آپ دونوں کو مناسب لگے ویسا کریں۔"

نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے بولا۔

ماہی نے خالی خالی نظروں سے زوہان کی طرف دیکھا۔

ماہی کے بے ساختہ براؤن آنکھوں والا لڑکا یاد آیا جو اسکے دل میں تھا مگر زندگی کا حصہ نہ تھا۔

کچھ لوگ ہماری زندگی میں آکر اپنا مقام دل میں بنا جاتے ہیں اور پھر خاموشی سے زندگی سے نکل جاتے ہیں پھر انہیں دل میں تو ہم لے کر پھرتے ہیں مگر وہ ہماری زندگی کا حصہ کبھی نہیں بنتے۔

میں آپکے جذبات کی قدر کرتا ہوں ماہی جی مگر میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اسکا کہا جملا اسے یاد آیا۔

زہرہ بیگم زوہان کو دعائیں دیتی کھلی دل سے مسکرائے۔"ہمیشہ خوش رہو"

زوہان بھی انکو دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا۔

اور اٹھتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا۔

اسکے جانے کے بعد ماہی بھی اٹھ کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ریحان نے اسکا یوں شادی کے نام پر چونکنا اور مرجھا جانا شدت سے نوٹ کیا۔

:-________________________:-

آج ازع اسکول نہیں گئی تھی اس لیے زلا پرنسپل آفیس میں اکیلی بیٹھی بور ہو رہی تھی۔

ازع کو گالیاں بھی دے رہی تھی تھک ہار کر اسنے اپنے پرس سے اپنا موبائل نکالا۔

گیلری میں وہ یوں ہی تصویر دیکھتی۔

ایک جگہ وہ رک کر مبہوت سی ہوتی دیکھتی رہی کرب اذیت تکلیف کیا نہیں تھا زلا سلطان کی آنکھوں میں۔

تصویر میں ایک براؤن آنکھوں والا لڑکا سفید کرتے اور پاجمہ میں ملبوس زلا کے ساتھ بینچ پہ بیٹھا تھا زلا سفید فراک میں ملبوس اس کی طرف نم آنکھوں سے ہنستے دیکھ رہی تھی جب کہ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہلکا سا مسکرا رہا تھا اس گالوں کے دونوں سائیڈ ہلکی سے ڈمپل دکھ رہے تھے۔

زلا اسکے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہلکی آواز میں بولی۔ "آئی مس یو بیسٹ فرینڈ"

www.novelsclubb.com

سنہری آنکھوں میں یک دم نمی آٹھری۔

دوست ساتھ ہو تو خوشی دیتے ہیں اور چھوڑ جائیں تو آنکھوں میں نمی دے جاتے ہیں۔

وہ یوں ہی نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی جب دروازے پہ ہونے والی دستک سے وہ ہوش میں آئی۔

موبائل بند کر کے آنکھیں صاف کرتی بولی۔"یس کم این"

مس شازیہ اندر داخل ہوتی بولی۔"اسلام علیکم"

وہ پینتیس سالا گندمی رنگت اور بڑی بڑی آنکھوں والی خوش اخلاق عورت تھی۔

زلا خوش دلی سے بولی۔"وعلیکم السلام"

(چلو کوئی تو آگیا میری پٹر پٹر سننے کے لئے) زلا نے دل ہی دل میں بولی۔

www.novelsclubb.com

وہ دائیں جانب والی کرسی پہ بیٹھتی بولی۔"کیسی ہو زلا"

"الحمدللہ ٹھیک آپ کیسی ہے"

شازیہ نے اپنا پرسہ نیچے رکھتے کہا۔" اللہ کا شکر ہے"

"ازع نہیں آئی آج؟"

زلا نے بوجھل دل سے کہا۔ "نہیں"

"یہ دوست بھی عجیب مخلوق ہے نہ انکے ساتھ رہ سکتے ہیں نہ انکے بغیر"

شازیہ نے اسکا چہرہ غور سے دیکھتی پوچھا۔ "اسکو یاد کر رہی ہو"

"جی"

وہ نرم لہجہ میں پوچھ رہی تھی۔ "ازع کے علاوہ تمہارا اور کوئی دوست نہیں؟"

صاف لہجہ میں کہا گیا۔ "نہیں میں اب دوست نہیں بناتی"

"دوست بنایا کرو زلا یہ دوست ہی ہوتے ہیں جو زندگی حسین بناتے ہیں"

ترکی بہ ترکی کہا۔۔۔اداس "اور اگر وہی چھوڑ جائیں تو زندگی عذاب بن جاتی ہے"

مفہوم مسکراہٹ

کبھی کبھی چھوڑ جانے والے ہمارا سب کچھ لے کر یادیں دے جاتے ہیں اور "

"یادیں انسان کو دیمک کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر دیتی ہیں۔

مس شازیہ لاجواب ہو گئی۔

مگر زلا اگر ہم انکی یادوں سے نکل کر ڈھونڈے تو ویسے لوگ مل جاتے ہیں، اس "

"دنیا میں لوگوں کو لوگوں کے متبادل مل ہی جاتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

زلا استہزاء ہنسی اور نفی میں سر ہلا یا۔

"نہیں جھوٹ ہے یہ"

کسی کو کسی کا متبادل نہیں ملتا جو شخص یہ کہتا ہے وہ خود کو بیوقوف بناتا ہے یا پھر اس"

زلا نے مس شازیہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر"نے کبھی آپکو جانا ہی نہیں۔

الفاظ ادا کیے۔

مس شازیہ نے الجھتی ہوئی پوچھا۔" مطلب"

دنیا میں سب سے بڑی نعمت ماں باپ ہیں اگر وہ چھوڑ جائیں تو ہمیں ان جیسا کوئی"

"دوسرا نہیں ملتا بھائی، بہن وہ بھی نہیں ملتے، پتہ ہے ایسا کیوں؟

زلا نے ان کے چہرے پہ نظریں ٹکائی۔

مس شازیہ نے جوابن پوچھا۔"کیوں"

کیونکہ ہم نے اپنی زندگی کے کئی سال ان کی ساتھ گزارے ہیں ہم ان کی ہر"

عادت ہر چیز سے وقف ہوتے ہیں ان کے جانے کا بعد ان جیسی عادات کسی کسی میں

مل جاتی ہیں مگر انکا رویہ انکی محبت ان جیسی بونڈنگ نہیں ملتی ہمیں صاف لفظوں

آخری جملے پہ اس کی "میں کہوں تو ان کے جیسا ہمیں دوبارا نہ ملے گا نہ مل سکتا ہے
آنکھوں میں نمی آ ٹھہری اسے تکلیف ہوئی تھی

مس شازیہ نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولی مگر ان سے کوئی جواب نہ بنا۔

ویسے ہی جو شخص ہماری ساتھ رہا ہو ہماری ہر چیز ہر عادت سے وقف ہوا سی کبھی"
نم آواز میں کہا۔" ہمارا متبادل نہیں ملی گے

اور جو شخص آپکی ساتھ سالوں رہا ہو مگر آپکو کبھی جاننے کی کوشش نا کی ہو جو آپکی"
عادت سے آپکی نیچر سے واقف نا ہو وہ شخص کسی کو بھی سامنے لا کر کھڑا کر دے گا
" کہ یہ تمہارا متبادل ہے تو اس شخص نے کبھی آپکو جانا ہی نہیں تھا
زلا نے رک کر گیلی سانس اندر کھینچیں۔

مس شازیہ کے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں تھا بس وہ دکھ سے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

زلا نے ایک ایک لفظ پہ "متبادل چیزوں کے ملتے ہیں مس شازیہ لوگوں کے نہیں"
زور دیتے کہا۔

کچھ دیر دونوں ہی طرف خاموش رہی۔

www.novelsclubb.com

پھر مس شازیہ ادھر اُدھر کی باتیں کرتی رہی انکی کلاس کا ٹائم ہو گیا تو وہ اٹھتی چلی گئی۔

-:________________________:-

ایک مرسیڈیز آہستہ آہستہ چلتی ایک عمارت کے سامنے آکر رکی وہ عمارت کافی لمبی چوڑی تھی جس کے سرے پہ بڑے لفظوں سے

"AZ company"

لکھا ہوا تھا۔

ظفر نے گاڑی کا دروازا کھولا وہ باہر نکلتی اور اندر جاتی ہے۔

اندر بہت سے لوگوں اپنے اپنے کیبن میں بیٹھ کام کر رہی تھے کئی لوگوں نے گردن اٹھا کر اس بغیر تاج والی ملکہ کو حسرت اور رشک سے دیکھا۔

ایش گرے ٹو پیس میں ملبوس گوری رنگت براؤن بڑی آنکھیں ناک میں چمکتی لونگ جو اسکے حسن میں اور اضافا کر رہی تھی کلائی میں خوبصورت سا بریسلٹ اور پیروں میں ہائی ہیلز پہنے وہ سب سے بے نیاز چلتی جا رہی اسکی چال شہزادی جیسی

www.novelsclubb.com

تھی اور رہی سہی کسر اسکے چہرے پہ چاھی سنجیدگی اور روب نے پوری کی ہوئی تھی۔

وہ لفٹ کی طرف گئی کچھ ہی دیر میں وہ تیسری اور آخری منزل میں پہنچی وہاں مختلف آفس بنے تھے سنگ مرمر کا فرش اور دیواریں گلاس والز کی بنی تھی راہداریوں سے گزر کر آخر میں اسکا آفس آتا تھا دائیں طرف پینٹگز لگی تھی بائیں طرف گلاس وال جس سے کراچی کا اونچی اونچی عمارتیں نظر آتی تھی۔

کچھ دیر آفس میں بیٹھی وہ فائلز چیک کرتی رہی جب دروازے پر دستک ہوئی اور بغیر جواب کا انتظار کیے وہ اندر داخل ہوا۔

سیف لغاری

تیس سالہ اچھی شکل والا مرد بھوری آنکھیں بھورے بال ہلکی سی داڑھی وہ اپنی ماں پہ گیا تھا (اسکا باپ پاکستانی تھا ماں امریکی ماں کے مرنے کے بعد وہ اپنے باپ کے ساتھ پاکستان آگیا اور یہی پہ سیٹل ہو گیا۔)

ہاتھوں میں پھولوں کا پکڑا بکٹ "سلام ملکہ بڑے دنوں بعد اپنا دیدار کروایا ہے" اس نے بغیر تاج والی ملکہ کو تھماتے کہا۔

اس نے پھول پکڑتے ہلکی سے مسکراہٹ پاس کی۔

اس نے ریسیور اٹھاتے پوچھا۔"کوفی یا چائے"

وہ محبت بھرے لہجہ میں بولا۔"جو آپ پلانا پسند کریں"

دل نے آواز دی۔"زہر پلا دو"

اس نے کہتے ریسیور رکھ دیا۔"دو کوفی"

سیف اسکے چہرے پہ نظرے"ہاں تو ملکہ اس ناچیز سیف کی کیسے یاد آئی آپکو"

ٹکاتے بولا۔

میں چاہتی ہوں کہ جو پروجیکٹ آپ شاہ کمپنی کے ساتھ مل کے شروع کرنا"

وہ بغیر کسی لگی لپٹی کے بولی۔"چاہتے ہیں وہ میرے ساتھ شروع کریں۔

"مسٹر زوہان شاہ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ میں ضرور کرتا مگر میں نے"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر رک کر اسکو دیکھنے لگی۔

وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے "تو مطلب آپ مجھے انکار کر رہے ہیں مسٹر سیف"

آخر میں استہزاء ہنسی۔

سیف ہلکی سی ہنسی کے ساتھ بولا۔"آپکو بھلا کوئی منا کر سکتا ہے۔"

وہ جیسے باضد تھی۔"مگر آپ تو کر رہے ہیں نا"

اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہار مانتے ہوئے کہا۔"ٹھیک ہے ملکہ"

ملکہ ہنس دی ہنسنے کی وجہ سے اسکے گالوں کے دنوں سائیڈ ڈمپل دیکھنے لگے۔

(لفظوں سے بازی جیتنا اسے خوب آتا تھا۔)

-:______________________:-

سیم نے طنزیہ کہا۔"ہار جاؤ گے عازیم مصطفٰی اب بھی وقت ہے پیچھے ہٹ جاؤ"

ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیے۔"عازیم مصطفٰی کبھی نہیں ہارا"

ایک طرف عازیم کی گروپ کھڑا تھے دوسری طرف سیم کے۔

گروپ میں سے ایک لڑکی نے نکل کر لال رومال نیچے پھیکا۔

اور دونوں ہی اپنی ہیوی بائیک کی رفتار کو بڑھاتے نکلی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ایک دوسرے سے کم نہیں تھے۔

گروپ میں سے ایک لڑکے نے کہا۔"دیکھ لینا آج تو سیم ہی جیتے گا"

گروپ "تم شاید بھول رہی ہوں کہ عازیم مصطفٰی نے کبھی کوئی ریس نہیں ہاری"

میں سے ایک لڑکی نے جواب دیا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے اور فل اسپیڈ میں آگے بڑھ رہے تھے
کبھی عازیم آگے نکل جاتا کبھی سیم۔

وہ دونوں آدھا سفر طے کر چکے تھے سو میٹر کی ریس میں سے پچاس میٹر گروپ کی
سارے لوگ دوسرے راستے پہ کھڑے انکا انتظار کر رہی تھے۔

جب سامنے سے بائیک ایک ساتھ نظر آئی آگے کون تھا پیچھے کون دور سے سمجھ
نہیں آرہا تھا ایک بائیک فل اسپیڈ سے آگے بڑھ رہی تھی۔

بائیک نظر آتے ہی دونوں گروپ کے لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔

سیم عازیم سے آگے تھا وہ ریس جیتنے ہی والا جب عازیم نے فل اسپیڈ سے بائیک اسکی
بائیک کے پاس سے گزارتا فنش لائن پر پہنچ گیا۔

عازیم کے گروپ کے لوگ خوشی سے اس کے پاس بھاگتے آئے عازیم نے ہیلمٹ
اتار کر سیم کو دیکھا اور ایک فاتحانہ مسکراہٹ پاس کی۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی اکثر کہی جانے والی لائن کہی۔ "کہا تھا کہ عازیم مصطفیٰ کبھی نہیں ہارا"
سیم نے ضبط سے اپنا غصہ اندر اتارا۔

کچھ ہی دیر میں عازیم کا گروپ ایک ریسٹورنٹ میں پہنچا ریس جیتنے کی خوشی میں ان لوگوں نے عازیم سے ٹریٹ لی۔

وہ سب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب کہ عازیم ہاتھ کی مٹھی بنائے اپنے ہونٹوں پہ رکھے سامنے بیٹھے لڑکوں کو گھور رہا تھا جو پاس میں بیٹھے دو لڑکیون کو کمنٹ پاس کر رہے تھے۔

وہ دونوں لڑکے اٹھ کے ان دونوں لڑکیوں کے ساتھ جا بیٹھے اور اس میں سے ایک نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اسے دوستی کرنے کا بول رہا تھا اور لڑکی روتے ہوئے اپنا ہاتھ چھوڑا رہی تھی۔

غصے سے عازیم ہاتھ کی مٹھیاں بنائے اٹھا کاؤنٹر پر مینیجر کو نوٹوں کی گڈی تھامائے مینیجر نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا۔

وہ کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا لڑکے کے سر پہ کا کھڑا ہوا۔ "مرامت کروالینا"

مینیجر نے الفاظ دھرائے اور سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔ "مرامت"

عازیم نے لڑکے کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔ "ہاتھ چھوڑو"

گروپ کے لڑکے لڑکیاں گردن موڑ کے اسکی طرف دیکھنے لگے۔

سعاد نے ناگواری سے کہا۔"لو جی ہو گیا شروع"

دوسرا لڑکا اٹھ کر اسکے سامنے سینا تانتے بولا۔"کیوں بی تجھے کیا"

عازیم نے پھر سے کہا۔"سنا نہیں تم نے ہاتھ چھوڑ اسکا"

عازیم کے تاثرات سنجیدگی کی حد تک سپاٹ تھے۔

دوسرے لڑکے نے عازیم کو دکھا دیا مگر وہ اپنی جگہ سے ایک قدم بھی نہیں ہلا عازیم نے زوردار مکا اس کے چہرے پہ مارا وہ شخص لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا پہلے والے لڑکے نے اٹھ کر عازیم کو پیچھے سے پکڑا عازیم نے اس کے کندھوں کو پکڑ کر آگے کی طرف پھینکا وہ شخص سامنے پڑی ٹیبل پہ جا گرا سب لوگ منہ کھولے ان کو دیکھ رہے تھے دانیال چہرہ ہتھیلیوں پہ گرائے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا دوسرا لڑکا آگے آتا عازیم کو مکا مارنے لگا جب عازیم نے اسکا مکا روک کر اسکے بالوں سے پکڑ کر اسکا سر شیشہ کی ٹیبل پہ دے مارا وہ دونوں لڑکیاں منہ پہ ہاتھ رکھ کے پھٹی پھٹی آنکھوں سے انکو پٹتے دیکھ رہی تھیں دوسرے مرتبہ اس نے اتنی زور سے مارا کہ شیشہ کی ٹیبل بھی ٹوٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

لڑکے کے سر سے خون پھوار وکی صورت میں بہہ نکلا دونوں لڑکے تکلیف کے مارے کراہ رہے تھے عازیم نے اسکو چھوڑ کر کرسی گھسیٹتا ان دونوں کے سامنے آبیٹھا۔

عازیم نے کاؤنٹر پہ کھڑے حیران وپریشاں "مینیجر صاحب پیسے پورے ہو گئے ؟" مینیجر سے پوچھا۔

مینیجر پہلے گڑبڑایا پھر جلدی "نہیں سر جی ابھی دس ہزار روپے بچے ہیں آپکے " سے حساب کرتا بولا۔

لب اوو میں سکھیڑتا بولا۔ "اوو مہنگی والی چینی کے پلیٹس لے کے آئین "

کچھ ہی دیر میں مینیجر چینی کے پلیٹس لے آیا اور ٹیبل پہ رکھ دیے عازیم نے ہاتھ کے اشارے سے ان دونوں لڑکیوں کو بلایا وہ دونوں تھوک نگلتی اسکے پاس "آئیں۔

www.novelsclubb.com

چہرہ پہ سنجیدگی لئے اس نے حکم دیا۔ "پلیٹس اٹھاؤ اور انکے سر وپہ مارو" ریسٹورنٹ میں بیٹھی لوگ حیرت کے مارے اسکی طرف دیکھنے لگے۔

دونوں لڑکیوں نے پہلے حیرت کے مارے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر آگے بڑھ کر پلیٹ اٹھا کر انکے سر وپہ دے ماری۔

اگر اتنی ہمت پہلے کرتی تم دونوں تو یہ لڑکے تمہیں آنکھ اٹھا کر بھی نہ بھورے" آنکھیں اٹھا کر ان دونوں لڑکیوں کی طرف دیکھتے کہا۔" دیکھتے

اسکا چہرہ اب بھی پہلے کی طرح سنجیدہ اور سپاٹ تھا۔

ریسٹورنٹ کے سارے لوگ خاموشی سے اسے سن رہے تھے وہ لوگوں کو پکڑ پکڑ اپنی بتائیں نہیں سناتا تھا اسکے لہجہ اور سمجھانے کا انداز ہی ایسا ہوتا تھا کہ لوگ رک رک کر اسکی باتین سنتے تھے کسی دلچسپ قصے کی طرح۔

وہ لڑکیاں شرمندہ سی ہوتی نظریں جھکا لیتی ہیں۔

آپ لوگ برائے مہربانی مجھ سے اب اپنی نظریں ہٹا لیں فلم ختم ہو گئی"

عازیم چاروں اطراف نظریں گھما کر بولا۔" ہے۔

www.novelsclubb.com

سعاد اٹھ کر اسکے" ہاں بھی کیونکہ ہمارے عازیم مصطفیٰ صاحب شرماتے بھی ہیں"

ساتھ کھڑے ہوتے کہا۔

سعاد نے اس انداز میں کہا ہے کہ سب لوگ ہنس پڑے ہیں عازیم بھی ہلکا سا ہنس

دیا۔

-:________________________:-

عمارت کی تیسری منزل میں بڑے سے آفس میں وہ بیٹھا کھٹا کھٹ لیپ ٹاپ پہ

ٹائپ کر رہا تھا دروازہ پہ ہلکی سی دستک ہوئی۔

مصروف سا انداز۔ "یس کم ان"

ہارون نے اندر آ کر اسکے سامنے ایک فائل رکھے۔

"باس لغاری صاحب سے فائنل کی گئی پروجیکٹ کی فائل تیار ہے۔"

اس نے ایک نظر اٹھا کر فائل کو دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔"

www.novelsclubb.com

باس پرسوں شام میں سیف صاحب کی پارٹی ہے اس نے آپکو ایز چیف گیسٹ"

انوائٹ کیا ہے اور اس پارٹی میں وہ ہمارے ساتھ ہونے والے پروجیکٹ کے

"بارے میں بھی بتائی گا۔

وہی مصروف سا انداز۔ "اور کچھ"

ہارون ہاتھ میں پکڑی ڈائری "طلحہ ہارون کا کام بھی ہو گیا اور پیمنٹ بھی پہنچ گئی۔"
سے پڑھ کے بتا رہا تھا۔

ڈراسے اس نے چیک بک نکال کر پانچ لاکھ کی رقم لکھ کر سائن کر کے ہارون کی
طرف بڑھایا۔

"یہ ڈونیشن میں دے دینا۔"

ہارون نے چیک پکڑتے کہا۔ "اوکے باس"

اور باہر نکل گیا گردن جھکائے بیٹھنے سے اسکی گردن اکڑا گئی تھی اس نے لیپٹاپ
بند کیا اور گہری سانس لے کر سر کرسی کی پشت سے لگایا اور آنکھیں بند کی۔

زوہان ہاتھ "منا بھی کرتا ہوں کہ زیادہ کام نہ کیا کریں ہو گئی نہ اب تبعیت خراب"
میں میڈیسن پکڑے پانی کا گلاس بھر کے سلطان شاہ کی طرف بڑھاتے بولے۔

www.novelsclubb.com

سلطان شاہ ہلکا سا مسکرائے۔

سلطان شاہ پشت بیڈ "کام تو کرنا ہی ہو گا نا دوسرا کوئی آکر نہیں کر کے دے گا۔"
کی تاج سے لگائے ہلکی ہلکی آواز میں کہا انکے آواز میں تھکاوٹ ظاہر تھی۔

زوہان نے آنکھیں کھول دی۔

ایک "آپ سہی کہتے ہیں بابا کام تو کرنا ہوگا کوئی دوسرا آکر نہیں کرکے دے گا۔"
اداس سی مسکراہٹ لبوں میں بکھیر گئی۔

اگر باپ کے ہونے سے بیٹیاں گھروں میں راج کرتی ہیں تو لڑکے بھی کرتے مگر انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا۔

کیونکہ باپ ہی ہوتا ہے جو اپنے پیروں کو زخمی کرتا اپنے بیٹے کے لئے راستہ بناتا ہے خود کتنا ہی تھکا کیوں نہ ہو بیٹے کو تھکا دیکھ کر اسکے حصہ کا کام بھی کر دیتا ہے اپنے سارے عمر لگا کر بیٹے کا کیریئر بناتا ہے خود سارے عمر دھوپ میں کھڑا کام کرتا ہے اس لئے کہ اپنے بچوں کو چھاؤں میں رکھ سکے اپنی خواھشات ترک کرکے بچوں کی خواھشات پوری کرتا ہے اور آخر میں یہی بچے بڑھے ہو کر اپنے باپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے ہمارے لیے کیا ہی کیا ہے جن کے باپ نہیں انہیں پتہ ہوتا ہے کہ انکے ہونے سا کیا تھا کیا نہیں اگر میں اپنی پوری عمر بھی لکھتی رہوں تو باپ جیسی نعمت کی بارے میں نہ لکھ سکو میرے زندگی ختم ہو جائے گی مگر باپ جیسی نعمت کے لیے الفاظ ختم نہیں ہوگے۔

کوئی آج زوہان شاہ سے پوچھتا کہ باپ کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

سلطان شاہ نے کبھی زوہان کو تھکنے نہ دیا تھا کبھی ہارنے نہ دیا۔

جب بھی وہ اپنے باپ کو یاد کرتا اسے وہ ضرور یاد آتی کیونکہ وہ اسکی باپ کو بہت عزیز تھی ماہی کی طرح

لوگ قاتل کی پرچھائے سے ڈرتے ہیں اور زوہان شاہ نے اسکو اپنے دل میں "جگہ دی ہوئی ہے"

اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

وہ غلط تھا۔

-:_______________________:-

سورج اپنی تمام تر روشنی لیتا جا رہا تھا آسمان میں ہلکی ہلکی سی سرمائی چھا رہی تھی۔

زین کے پھوپھیاں آئی ہوئی تھی زین اور رہیا انکے ساتھ بیٹھے تھے ازع بھی انکے ساتھ آ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر وہ ادھر اُدھر کی باتیں کرتی رہی پھر ہمیشہ کی طرح انہوں نے بات آ کر وہی ختم کی جہاں رہیا کا دل دکھتا تھا اور ازع کو غصہ آتا تھا۔

زین بیٹا میں تو کہتی ہوں کہ تم دوسری شادی کرلو دیکھو نہ پانچ سال ہو گئیں ہیں"

سائرہ پھوپی نے پہلا جملا پیار سے کہا" شادی کو اور تمہیں ابھی تک اولاد نہیں ہوئی۔

اور دوسرے میں ترس تھا جو ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے۔

رہیا کو لگا کہ کسی نے اسکا دل اپنی مٹھی میں لے لیا ہو زین نے نظریں اٹھا کر رہیا کی طرف دیکھا۔

ازع اٹھ کر کہنا چاہتی تھی مگر رہیا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر آنکھوں سے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

ازع نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا۔"نہ کریں"

زین اور رہیا نے پسند کی شادی کی تھی خاندان والی اس کے خلاف تھی سائرہ پوپھی) اپنی بیٹی کی شادی زین سے کروانے کا خواب دیکھتی تھی جو زین نے رہیا سے شادی کر کے توڑ دیے شادی کے تین سال بعد جب انہیں اولاد نہ ہوئی تو سائرہ پھوپی نے کوئی موکانہ چھوڑا رہیا کو شرمندہ کرنے کا حتی کی شادیوں میں بھی سب کے سامنے وہ رہیا سے ذکر چھیڑ کر پھر ترس کھا کر زین کی دوسری شادی کروانے کا مشورہ دیتی تھی اور رہیا خاموشی سے سب سنتی تھی اسی وجہ سے اس نے زین کے خاندان

www.novelsclubb.com

والوں کی شادیوں میں جانا بھی چھوڑ دیا تھا زین نے اسکے ہر فیصلہ میں اسکا ساتھ دیا اور جب بھی ایسی باتیں ہوتی اور رہیا ڈسٹرب ہوتی تھی تو وہ بہت ہی پیار سے اسے سمجھاتا اور تسلیاں دیتا تھا۔)

دوسری پوپھی بھی اسکی ہاں میں ہاں ملانے لگی۔

حضرت ابرہیم کی بیوی نے بھی تو انکی دوسری شادی کروائے تھی جس سے انہیں" سائرہ" اسمعیل ہوا اور پھر اللہ نے اماں سارہ کو بھی اولاد کی نعمت سے نوازا تھا۔

پھوپی نے میٹھے لہجہ میں کہا۔

ازع کی برداشت جواب دے گئی اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی سب لوگوں نے چہرہ اٹھا کر اسکو دیکھا۔

سائرہ پھوپو جہاں تک مجھے پتہ ہے کہ آپکی پہلی بیٹی کو بھی اولاد نہیں ہوئی اور اسکا" شوہر دوسری شادی کرنا چاہتا ہے آپ اور آپکی بیٹی نہیں کرنے دے رہی مجھے بتا سکتی ہیں کہ ایسا کیوں؟"

سائرہ پھوپو کے تو گویا تن بدن میں آگ لگ گئی۔

لڑکی تم چھوٹی ہو چھوٹی بن کر رہو بڑوں کے باتوں میں داخل اندازے نہ "

سائرہ پھوپو آنکھوں میں تپش لیے بولی۔"دو۔

ازع نے انکی "میں بتاؤں کیونکہ آپ اپنی بیٹی کے سر پہ سوتن نہیں بٹھانا چاہتی۔"

بات سنی ان سنی کرتے بولی۔

زین اور سب کھڑے ہو گئی رہیا نے ازع کا رخ آپنی طرف کرتے آنکھوں ہی

آنکھوں میں اس سے تنبیہ کی۔

"تو رہیا بھابی کے لیے وہ کیوں چاہ رہی ہیں جو آپ اپنی بیٹی کے لئے نہیں چاہتی۔ "

ازع نے رخ انکی طرف موڑ کر پوچھا۔

سائرہ" کس قدر بد تمیز لڑکی ہو تم بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں تم میں"

پھوپو آگ بگولہ ہو گئی۔

ترکی بہ ترکی کہا۔" وہ تو آپکی اس نگہت ناز میں بھی نہیں"

سائرہ پھوپی زین "زین دیکھو اس منحوس کو کس طرح بات کر رہی ہے مجھ سے۔"

کے بازو سے پکڑ کے بولی۔

ارے بھائی سے کیا شکایت لگا رہی ہے میری خود سے کوئی جواب نہیں بن رہا"

ازع نے ہلکا سا ہنس کر کہا۔"کیا؟

زین نے اسکو گھورا اور اس نے زین کی گھور کی بغیر کسی خاتے میں لیتی" ازع

بولتی گئی۔

یہ جو آپ اپنے اس نگہت ناز کو میرے بھائی کے سر پہ تھوپنا چاہتی ہیں ایسا کبھی"

ازع نے زین کی طرف دیکھ "نہیں ہو گا لہذا اسکے لئے کوئی اسکے جیسا ڈھونڈنے۔

کر پھر ان کے دو فٹ قریب جا کر آخری جملہ انکے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

بولی۔

میری بچی کے بارے میں کچھ مت بولنا وہ تجھ سے لاکھ گنا اچھی ہے تیری طرح"

سائرہ پھوپی کے لہجہ میں کڑواہٹ اور زہر ہی زہر تھا ہلکی ہلکی "منحوس نہیں ہے وہ۔

جھریوں والا چہرہ پہ غصے کی وجہ سے اور بھی جھریاں پڑنے لگی۔

اور لاکھ گنا اچھی میں کتنی لاکھ گناہ برائیاں وہ خاندان کے سب لوگ جانتے"

طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔"ہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ بحث کے وقت ہمیشہ چہرے پہ مسکراہٹ رکھتی تھی جس سے سامنے والے کا اور بھی خون کھولنے لگتا اس کی زبان اتنی تیز تھی کہ دس فسادی پھوپھیاں بھی نہ پہنچ سکے۔

سائرہ پھوپی "چل زرین چلتے ہیں یہاں سے اور بیعزتی نہیں کروانے میں نے" دوسری پھوپی کو لیتی چلی گئی۔

زین اور رہیا نے گہری سانس لی ازع نے رخ موڑ کر رہیا کو کندھوں سے پکڑ کے صوفے پہ بٹھایا اور خود اسکے ساتھ بیٹھ گئی رہیا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں دیے۔

"آپ نے انکی باتوں پہ دھیان نہیں دینا یہ تو کچھ بھی بولتی رہتی ہیں۔"

رہیا نے سنہری آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

سی نمی بھی تھی۔ آواز میں ہکی "اور یہ کچھ بھی کیوں بولتی ہیں؟"

زین بھی سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گیا اور انکی طرف دیکھنے لگا۔

زین نے ازع کا اکثر کہا "کیونکہ لوگ کچھ تو بولے گے ورنہ زندہ کیسے رہیں گے۔"

جانے والا جملا کہا ازع اسکی طرف دیکھ کے ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

اور اگر کوئی اماں سارہ کا ذکر چھیڑے تو آپ حضرت زکریا علیہ السلام کی زوجہ کو"
ازع کا آنکھیں پہلے سے مختلف اور لہجہ میں مٹھاس ہی مٹھاس تھی۔" یاد کیے جی گا۔
پتہ ہے انکی عمر نوی سال ہو گئی تھی وہ اللہ جی سے بہت دعائیں کرتی تھی انکو بھی"
پڑوس میں رہنے والی عورتیں بار بار بے اولاد ہونے کو طعنہ دیتی تھی مگر اس نے
ازع نے گردن موڑ کے زین کی طرف " کبھی اللہ سے شکوہ نہ کیا اور صبر کرتی گئی۔
دیکھا جو دھیان سے اسے ہی سن رہا تھا رہیا بھی آنکھوں سے آنسوں بہاتی اسکی
طرف دیکھ رہی تھی۔

اور پھر اللہ نے انہیں انکا صبر کا پھل حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں"
ہونٹوں پہ خود بہ خود ایک پیاری سی مسکراہٹ بکھیر گئی۔" دیا۔
رہیا بھی مسکرا دی اور زین بھی۔

اللہ نے جب دینا ہو گا وہ دے دے گا آپ نے کبھی رب کی رحمت سے مایوس"
نہیں ہونا اپنے اللہ پہ یقین رکھنا ہے دیکھیہ گا انشاءاللہ اللہ تعالیٰ آپکو آپکی جیسا
"خوبصورت بیٹا عطا کرے گا۔

زین اور رہیا نے ساتھ ساتھ کہا۔" انشاللہ"

www.novelsclubb.com

رہیا نے ازع کو گلے لگایا ازع ہلکا سا مسکرائی۔

ازع دور ہوتی شرارتی "نہ کریں بھائی سامنے ہی بیٹھے ہے انہوں نے جل جانا ہے" انداز میں بولی۔

رہیا نے اسکے بازو پہ چھپڑ ماری اور ہنس دی۔

ازع اٹھ کر سیڑھیاں چڑھتی اوپر چلی گئی زین اور رہیا اسکی پشت کو دیکھتے رہے۔

-:______________________:-

سارے آسمان پہ اندھیرا چھایا تھا ہوا سے لہراتے پیڑ اور ان سے نکلتی پتوں کے ملنے کی آوازیں خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی سمندر کی لہریں کنارے پہ آ کر واپس جا رہی تھی۔

ایسے میں شاہ ہائوس کے مکین بھی اپنے اپنے کمروں میں بیٹھے تھیں ریحان اپنی کمرے میں بیٹھا ماہی کے بارے میں سوچ رہا تھا اور ماہی اپنے کمرے کی چھت کو گھورتی کسی اور ہی جگہ پہنچی ہوئی تھی شاہان فون پہ کبھی ٹائپنگ کرتا تو کبھی سوچتا دلاور شاہ اپنے شاہی بیڈ میں لیٹی اپنی گناہوں پہ پچھتا رہے تھی زہرہ بیگم مصلہ پہ بیٹھی دعائیں مانگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زوہان کے کمرے میں صرف خاموشی تھی چھت میں فٹ ہوئی نیلی لائٹس اون تھی زوہان بیڈ پہ گنز پھیلائے بیٹھا صاف کر رہا تھا تھوڑی دیر میں اس نے تینوں گنز صاف کی اور چھوٹے سے باکس میں رکھ کر اسنے ڈریسنگ روم میں جا کر الماڑی میں رکھی۔

وہ جا کر بالکونی میں کھڑا ہو گیا مگر آج چاند نہیں تھا وہ واپس کمرے میں آیا نیلی روشنی اسکے چہرے پہ پڑ رہی تھی نائٹ ڈریس میں ملبوس کالے بال ماتھے پہ بکھرے وہ شخص ہر روپ پہ اچھا لگتا تھا۔

کمرے کافی حد تک ٹھنڈا تھا مگر پھر بھی نا جانے کیونکہ اسے گرمی محسوس ہو رہی تھی اور عجیب سی بے چینی تھی وہ دیوار گیر ریک کے سامنے جار کا اور اس میں پڑی نیلی بک باہر نکالی جس سے سیکریٹ ڈور کھل گیا کمرہ نہ زیادہ چھوٹا تھا نہ بڑا دو دیواریں نیلی اور دو گرے تھی نیلی دیوار میں بہت سے بڑی بڑی تصویر لگی تین دیواروں میں تصویر لٹکی تھی کمرے میں ایک بڑا سا صوفہ پڑا تھا جس کے سامنے شیشہ کی میز تھی وہ کمرہ نہیں یادوں کا کھنڈر تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک ایک تصویر کے سامنے رکھتا مبہوت سا ہوتا دیکھتا گیا کسی میں وہ دونوں ساتھ بیٹھے تھی کسی میں وہ دریا کے کنارے کھڑے تھی ایک ایک تصویر میں وہ دونوں چھت پہ کھڑے تھی میرون رنگ کے جوڑے میں ملبوس وہ دونوں ہاتھ اپنی کمر پہ رکھ کر زوہان کو گھور رہی تھی زوہان سفید کرتے میں ملبوس دیوار سے ٹیگ لگائے چہرہ نیچے جھکائے کھڑا مسکرا رہا تھا وہ تصویر اس قدر پیاری تھی کہ وہ اسکے سامنے رک کر اسے دیکھے گیا۔

وہ اعتراف کر رہا تھا۔ "مجھے تم سے اب بھی اتنی ہی محبت ہے جتنی پہلے تھی"

ہاں وہ اعتراف کر رہا تھا جس بات کا وہ تین سالوں سے انکار کرتا آیا تھا آج وہ اس بات کا اعتراف کر رہا تھا۔

اس نے پاس پڑا گٹار اٹھایا اور کاوچ پہ بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے گٹار کی تاروں کو چھیڑا۔

"تمہاری ہی ہونے سے آباد ہے دل"

ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہوا سے ہلتے پتے ہر چیز خاموش ہو گئی۔

وہ ایک اچھا سنگر بھی تھا اس کی آواز بہت پیاری تھی۔

تمھاری ہی ہونے سے آباد ہے دل،"

تم ہی جب نا ہو گے تو ویراں ہو گا۔

آس پاس کے درخت اسے خاموشی سے سن رہی تھی۔

تم ہی سے ہے حسرت،

تم ہی سے ہے ارمان،

نہ حسرت ہی ہو گی،

نہ ارمان ہو گا۔

تمھارے ہی ہونے ے ے سے ے ے آباد ہے ے ے دل۔

وہ صرف اسی کے لیے گاتا تھا جب وہ ناراض ہوتی تھی تو وہ اسی گانا گا کر مناتا تھا۔

دوسری طرف وہ بھی اپنی بالکونی میں کھڑی تھی آنکھیں موندے چہرہ آسمان کی طرف کیے وہ اس آواز کو سن رہی تھی۔

وال کلاک میں وقت گزرتا گیا وقت کو جلدی تھی گزرنے کی۔

ملانے کی۔

یا پھر کچھ اور۔

-:________________________:-

مصطفٰی صاحب نے جوس کا "عازیم آج مس شمشیر کی ساتھ میٹینگ ہے تمہاری" گلاس اٹھاتے اطلاع دی۔

عازیم نے "مگر بابا ان کے ساتھ تو ہمیشہ آپ ہی ڈیل کرتے ہیں آج میں کیوں؟" چائے کا کپ رکھتے ہو چھا۔

"کیونکہ آج میں یہی چاہتا ہوں۔"

مگر بابا آپکو تو پتہ میری لڑکیوں سے کم ہی بنتی ہے اور آپ ایک بیزنس وومین کے" وہ جیسے شاکڈ ہوا۔ "ساتھ مجھے کام کرنے کا کہہ رہیں

"وہ ایک اچھی لڑکی ہے مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں کوئی پروبلم ہو گی۔"

اس نے "اور جہاں تک میں نے سنا ہے اس اچھی لڑکی میں خاصا اٹیٹیوڈ بھی ہے" ناگواری سے کہا۔

"وہ میری دوست کی بیٹی ہے عازیم میں اسے بچپن سے جانتا ہوں اور جو اسکے ساتھ حادثہ ہوا ہے کوئی دوسری لڑکی ہوتی تو زیادہ دیر تک نہیں جی پاتی۔" مصطفی صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔

وہ کسی کے بارے میں نہیں پوچھتا تھا مگر نا جانے آج کیوں اس نے "کیسا حادثہ؟" پوچھا۔

"ہر بات بتانے والی نہیں ہوتی تم بس اس کی ساتھ اچھے سے پیش آنا سمجھے!!" تنبیہہ کر کے آخر میں پوچھا گیا۔

ناچاہتے ہوئے بھی اس نے ہامی بھر لی۔ "جی بابا ٹھیک ہے"

:-____________________________:-

زلا جلدی سے اسکول سے نکلتی کار میں بیٹھی اسے آج کسی خاص سے ملنا تھا ایک طرف خوشی بھی تھی تو دوسری طرف ڈر تھا۔

اس نے موبائل نکال کر ازع کو میسج کیا۔

"میں جا رہی ہوں تم کب تک پھنچو گی؟"

www.novelsclubb.com

دوسری طرف وہ پرس اٹھاتے نکل رہی تھی زلا کے میسج دیکھتے وہ رک گئی اور ٹائپنگ کرنے لگی۔

"بس نکل رہی ہوں"

ازع کا میسج سین کیا گیا۔

زلا نے میسج بھیج کے موبائل بند کیا۔"اوکے پھر ملتے ہیں"

ازع نے بھی موبائل پرس میں ڈالا اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کار میں جا بیٹھی۔

:-________________________:-

زوہان ناشتہ کی ٹیبل پہ موجود تھا۔

"مما آپ لوگوں نے تیاریاں شروع کردی ہیں؟"

اس جمعہ پہ مایوں اور اتوار کو مہندی منگل کو نکاح تھا۔

زہرہ بیگم نے "ہاں آج ماہی اور میں ریحان کے ساتھ شاپنگ پہ جارہے ہیں"

اطلاع دی انکے لہجے سے خوشی جھلک رہی تھی۔

ماؤں کے ارمان ہوتے ہیں اپنے بچوں کی شادی کے۔

www.novelsclubb.com

ریحان بہت خوش تھا کیونکہ اس نے جسے چاہا تھا وہ اسے مل رہی تھی ریحان شاہ محبت کے معاملے میں ماہین شاہ سے خوش نصیب تھا۔

مگر کیا محبت کا مل جانا خوش نصیب ہے یا پھر جس سے ہو اسکو بھی آپسے ہو جائے وہ خوش نصیبی ہے؟

ماہی کے چہرے پہ نہ کوئی خوشی تھی نہ دکھ بس سپاٹ چہرہ اور خاموشی ہی تھی۔

محبت سے چور لہجے میں زوہان نے "ماہی کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا" پوچھا۔

وہی تو تھا اب اسکا باپ بھی ماں بھی ماں کا کردار وہ بچپن سے نبھاتا آرہا تھا اور باپ کا کردار وہ پچھلے تین سالوں سے۔

ماہی نے کالی آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

"میں آپکے ساتھ شاپنگ پہ جانا چاہتی ہوں بھائی"

www.novelsclubb.com

کچھ تھا جو ریحان شاہ کے اندر ٹوٹا تھا۔

ریحان نے نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا ماہی نے بھی نظریں اسکی طرف پھیریں۔

دونوں کی نظریں ملی ماہی نے نظریں جھکا دی۔

زوہان نے ہامی بھر لی زوہان شاہ سب کو انکار "ٹھیک ہے پھر پرسوں چلے گے" کر سکتا ہے مگر کبھی ماہین شاہ کو نہیں کر سکتا بھائی کے معاملے میں ماہین شاہ دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تھی۔

زوہان نے نیپکن سے ہاتھ صاف کیے اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا ماہی بھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

شاہان نے ریحان کی طرف دیکھتے تمسخر "یہ تو تجھے ابھی سے گھاس نہیں ڈال رہی" اڑایا۔

ریحان غصہ سے کہتا اپنی کمرے میں "میں کوئی گدھا نہیں جو وہ مجھے گھاس ڈالے" چلا گیا۔

پیچھے سے شاہان منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔ "ہم گدھے سے کم بھی نہیں"

صعفر نے کار کا دروازا کھولا زوہان کار کی طرف بڑھ رہا تھا جب اسکی نظر لان میں وہیل چیئر پر بیٹھے دلاور شاہ پہ پڑی کندھے پہ ڈھایا ہوا چہرہ اور ٹیڑھیا منہ چہرے پہ سختی چڑچڑا پن اور پچھتاوا بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

زوہان چھوٹے چھوٹے قدم لیتا انکے پاس گیا اور سامنے پڑی کرسی پہ بیٹھ گیا کیئر ٹیکر تھوڑی دور جا کر کھڑی ہو گئی۔

وہ آہستہ اور دھیمی آواز میں پوچھ رہا تھا۔"اب کیسی تبعیت ہے بابا سائیں"

دلاور شاہ نے آنکھیں جھپکائے جیسے کہہ رہے ہو کہ ٹھیک ہوں۔

زوہان انہیں "آپ جلدی ٹھیک ہو جائے گے میں آپکا اچھے ڈاکٹر سے علاج کرواگا" جھوٹی تسلی دینے لگا۔

وہ کچھ دیر بیٹھ کر ان سے باتیں کرتا رہا دلاور شاہ بس آنکھوں کو جھپکاتے جواب دے رہی تھے۔

زوہان اٹھ کر کار میں بیٹھ گیا کار آہستہ آہستہ چلتی دروازے سے باہر نکل گئی۔

دلاور شاہ کار کو دیکھتے رہیں۔

www.novelsclubb.com

ہر گناہ کی سزا آخرت میں نہیں ملے گی کچھ گناہوں کی سزا انسان کو اسی ہی دنیا میں ملتی ہے۔

دلاور شاہ سے بھی ایک گناہ ہوا تھا جس کی سزا انہیں اس دنیا میں مل رہی تھی۔

-:________________________:-

عازیم نے گاڑی پارک کی اور کار سے نکلتا اندر جانے لگا جب اسکے ساتھ اندر بڑھتی لڑکی سے وہ ٹکرایا۔

عازیم نے چہرہ موڑ کر اسکی طرف دیکھ کے سوری بولنے لگا کہ اچانک سے اسکی زبان کو بریک لگا۔

پہلے مجھے شک تھا اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تمہارے پاس آنکھیں نہیں بٹن ہے" زلا نے بٹن پہ زور دیتے اسے باور کروایا۔"بٹن

عازیم نے اپنا غصہ "دیکھیں میں جان بوجھ کر نہیں غلطی سے ٹکرایا ہوں آپسے" اندر اتارتے کہا۔

کم سے کم آج اسے یہاں پہ کسی سے بحث نہیں کرنی تھی۔

"اور یہ غلطی آپ ہر دفعہ کیوں دھراتے ہیں؟"

"میں کہہ رہا ہوں نا"

"کہیں تم میرا پیچھا تو نہیں کر رہے"

www.novelsclubb.com

اپنے سوال کا جواب بھی خود "ہاں تمہاری شکل دیکھ کے لگتا ہے کہ تم ٹھرکی ہو"

دیا۔

عازیم کا منہ کھل گیا۔

"میں اور تمہارا پیچھا اس سے اچھا ہے میں چائے میں زہر ملا کے پیوٗ"

زلا نے تمسخر "اور اس سے پہلی ہی زہر کی جڑی بوٹیوں نے خودکشی کر لینی ہے"

اڑایا۔

عازیم کہتا جانے لگا جب پیچھے سے اسکی ہانک سنی۔"تم ایک نمبر کی سائکو ہو"

"Back to you,same to you no return"

زلا تیش میں آتی پیچھے سی بولی۔

اور اس سے دو قدم آگے جا کر پیچھے پلٹی۔

تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ وہ "اور ویسے بھی بگڑ بلے نہیں مرتے زہر سے"

کہتی اندر چلی گئی۔

عازیم نے الفاظ دھرائے اور جب تک اسکو مطلب سمجھ آیا وہ جا چکی تھی۔"بگڑ بلا"

"Syco"

www.novelsclubb.com

عازیم بھی اسکو لقب دیتا اندر چلا گیا۔

:-_______________________________-:

عازیم تیسری اور آخری منزل پہ پہنچا اور دروازہ نوک کیا۔

"آجائیں"

اندر سے مصروف سے انداز میں جواب ملا۔

عازیم نے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا وہ چیئر پہ رخ موڑے بیٹھی تھی۔

آواز میں رعب تھا اور نا جانے کیوں عازیم کو لگا کہ "بیٹھ جائیں مسٹر عازیم مصطفیٰ" اس نے یہ آواز پہلے کہیں سنی ہے۔

عازیم چپ چاپ بیٹھ گیا گول گلی والی سفید شرٹ پر میرون کلر کا کوٹ پہنے بال جیل سے سیٹ کیے وہ ہمیشہ کی طرح ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ملکہ نے چیئر پھیری۔

ویلکم مسٹر عازیم مصطفیٰ مجھے آپکے بابا نے بتا دیا تھا کہ آپکی لڑکیوں سے بنتی نہیں" ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ "مگر مجھے امید ہے آپکو مجھ سے کوئی پروبلم نہیں ہوگی

آخر کے جملے میں بلا کی اعتمادی ملکہ کو یقین تھا کہ کوئی بھی اسکے ساتھ کام کر کے ناخوش نہیں ہو سکتا۔

عازیم کو تو منہ کھل گیا اس نے منہ بند کیا اور اپنے انداز میں واپس آیا ایسے تو ایسے ہی سہی۔

سنجیدہ "شکریہ مجھے لڑکیوں سے پروبلم نہیں لڑکیوں کو مجھ سے پرابلم مس شمشیر" لہجہ لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ۔

ملکہ کے لب اومیں سکیڑ گئی۔ "اوو"

ملکہ کو نہ زیادہ سننا پسند تھا نہ بولنا۔ "خیر تو پھر کام شروع کرتے ہیں"

ملکہ بولتی گئی اور عازیم مصطفیٰ مبہوت سا ہوتا اسے دیکھے گیا اس نے آج تک اس قدر حسین لڑکی نہیں دیکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے ایک ایک نقش و نگار حفظ کر رہا تھا۔

:-___________________________:-

وقت گزر گیا اور روشنیوں کے شہر پہ تاریکی آٹھری۔

یہ ایک گھر کا بڑا سا لان تھا جس کو بہت ہی خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔

فاصلے فاصلے سے لوگ ٹولیوں کی صورت میں ہاتھ میں ڈرنکس لیے کھڑے تھے۔اور ویٹرز ٹرے میں ڈرنکس لیے پھر رہے تھے۔

ایک ٹولی میں عازیم مصطفٰی بھی کھڑا دکھائے دے رہا تھا اس سے کچھ فاصلے میں زوہان ہاتھ میں گلاس تھامے سیف لغاری کے ساتھ کھڑا تھا۔

سیف نے ٹائم دیکھا دس بجنے والے تھے مطلب ملکہ پہنچنے والی ہو گی سیف ایکسکیوز کرتا اسٹیج کی طرف بڑھ گیا۔

اور گلاس سے چمچہ ہلا کر سب کو اپنی طرف متوجہ کروایا۔

اس پارٹی میں شہر کے بڑے بڑے بیزنیس مین اپنی بیویوں کے ساتھ آئی ہوئی تھے۔

جیسے کہ آپ سب جانتے ہیں کہ میں نے یہ پارٹی اپنے پچھلے ہونے والی سکس "

وہ کچھ دیر رک گیا۔"پروجیکٹ کے لیے رکھی ہے۔

"اور اپنے دوسرا پروجیکٹ شروع کرنی کے لئے بھی "

کسی مرد "آپ دوسرا پروجیکٹ شاہ کمپنی کے ساتھ شروع کرنے والے ہیں؟" کی آواز ابھری۔

www.novelsclubb.com

سیف نے پہلے سوال پوچھنے والے کو دیکھا پھر زوہان کو زوہان اسکی طرف دیکھ مسکرایا۔

سیف نے چہرہ پہ مسکراہٹ سجاتے "ابھی میں اسکی ہی اناؤسمنٹ کرنے والا ہوں" جواب دیا۔

سب لوگ سانس روکے "جس کے ساتھ میں پروجیکٹ شروع کرنے والا ہوں" اسے دیکھ رہی تھی ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایک کامیاب انسان کے ساتھ بیزنس کرے۔

ایک لمبی کالی کار آکر پورچ میں رکی سیف نے کار کی طرف دیکھا لوگ اس طرف متوجہ نہیں تھے۔

"So ladies and gentlemen please welcome my next project partner miss izah shamsher"

www.novelsclubb.com

سیف نے انکا دھیان کار کی طرف کروایا۔

ظفر نے کار کا دروازہ کھولا اس نے پہلے اپنا پاؤں نیچے رکھا گوری نرم پاؤن میں سفید پٹیوں والی ہائی ہیلز اور پھر وہ دوسرا پیر باہر رکھ کر نکلی۔

سفید نیٹ کی میکسی جس کے گلے میں موتیوں کی کڑاہی کئ ہوئی تھی فل آستین اور ہاتھ میں سنہری رنگ کا تتلیوں والا بریسلیٹ کندھے سے تھوڑے نیچے تک آتے ڈارک براؤن بال جنہیں اسٹریٹ کیا گیا تھا گلابی بھرے بھرے گال ناک میں چمکتی لونگ اور براؤن بڑی بڑی آنکھیں جس پہ مسکارا اور لائیزاسے اور بھی خوبصورت بنا رہی تھی اس نے نا زیادہ میک اپ کیا تھا نا کم وہ دلکش لگ رہی وہ کسی بھی شخص کے چاروں شانے چت کر سکتی تھی۔

سب لوگ منہ کھلے اسے دیکھ رہے تھے ایک عازیم ہی تھا جو جوس کے سپ لیتا کبھی اسے دیکھتا کبھی منہ کھولے لوگوں کو۔

آج کچھ گھنٹے قبل)

عازیم اسے خاموش ہوتے دیکھ "آپ نے بتایا نہیں کہ آپ بیزنیس وومین ہیں؟" کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

مشورہ دیا گیا۔عازیم کو یہ "لوگ جتنا آپکے بارے میں کم جانے اتنا اچھا ہوتا ہے" اس نے پھر سے سوال پوچھا۔فائل پہ "اور وہ اسکول؟" بات حضم نہیں ہوئی۔

زین بھائی" سگنیچر کرتے ہاتھ رک گئی اس نے براؤن آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

ابھی عازیم کچھ "اور" اسکے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا۔" نے کہا ہو گا ازع کا اسکول مسٹر عازیم مصطفیٰ آپ یہاں کام کرنے آئے ہیں" کہتا کہ اس نے اسکی بات کاٹی۔ لہجہ میں طنز تھا۔ عازیم نے سر ہلایا اسے ملکہ کا ہر انداز اچھا لگ "نا کہ میرا انٹرویو لینے رہا تھا۔ عازیم نے فائل اٹھائے اور جانے لگا ملکہ نے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی۔

دوسری طرف سے آتی زلا ہاتھ میں کیک لئے خوشی سے دروازا کھول کر اندر داخل ہوئے جب سامنے سے آتا عازیم اس سے ٹکرایا کیک زمین بوس ہو گیا۔

زلا کا منہ کھل گیا ازع اٹھ کر ان دونوں کی طرف آئی زلا نے آنکھوں میں غصہ اتر آیا لب بھینچ کر اس نے سنہری آنکھیں اٹھائے۔

عازیم نے دل ہی دل میں کہا۔" عازیم پتر کلمہ پڑھ لے"

زلا ہاتھ اُٹھائے اسکا گلا دبانے کی لئے بڑھ رہی تھی جب ازع بیچ "یو باگڑی بلے" میں آ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ زلا کے ہاتھوں کو پکڑ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں عازیم کو جانے کا "زلا ریلکس" اشارہ کیا۔

ڈوبنے والے کو اگر تنکے کا سہارہ مل جائیں تو اس سے بہتر کیا ہو گا عازیم بغیر وقت لگائے وہاں سے نکل گیا۔

تم نے اس باگڑی بلے کو ایسے کیوں جانے دیا جان لے لیتی میں اسکی منحوس کہیں" زلا کا تو پارہ ہائی ہو گیا۔"کہ ہر دفعہ ٹکرا کر میرا خوشی برباد کر دیتا ہے۔

ازع اسکو اپنے ساتھ کے جاکر کرسی پہ بٹھایا۔زلا نے دکھ سے کیک کی طرف دیکھا وہ آج زوہان کو ہارانے کی خوشی میں کیک لے کر ازع کی ساتھ خوشی سلیبریٹ کرنا چاہتی تھی مگر آہ عازیم۔

زلا جو صبح والی لڑائی یاد آئی اور وہ ازع کو سناتی چلی گئی ازع بس خاموشی سے چہرے پہ افسوس لیے اسے سن رہی تھی حالانکہ مس سائیکو لفظ پہ اسکا دل قہقہ مارنے کو کر رہا (تھا مگر اسے اپنی موت کو دعوت نہیں دینی تھی۔

زوہان تو ساکت ہو گیا اس کی آنکھیں میں بے یقینی آ ٹھڑی دیکھتے ہی دیکھتے نیلی آنکھوں میں سرخی آ گئی۔

اس نے دونوں سائیڈ سے اپنی میکسی کو پکڑا اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی گئی اٹھی گردن ملکہ جیسی چال وہ سب سے بے نیاز چلتی اسٹیج پہ آئی سیف نے ہاتھ بڑھا کر

آپ "اسے اسٹیج پہ آنے میں مدد دینی چاہیے ازع نے ایک نظر اسکے ہاتھ کو دیکھا
سیف شرمندہ سا ہوتا "بھول رہیں ہیں سیف صاحب ملکہ کسی کا سہارا نہیں لیتی
ہاتھ پیچھے کر گیا ازع نے اسٹیج پہ چڑھ کے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی۔

زوہان اپنے انداز میں واپس آگیا اسکے آنکھیں پہلے سے مختلف تھی اور لبوں پہ ایک
تپش سی مسکراہٹ۔

دونوں کی نظریں ملی ایک میں انتقام تھا تو دوسری کی آنکھوں میں
خوشی، حیرانگی، تکلیف تھی اور محبت؟

ازع نے ایک فاتحانہ مسکراہٹ پاس کی یہ دوسرا دھچکا تھا جو ازع شمشیر نے زوہان
شاہ کو دیا تھا۔

کچھ دیر میں لوگ اپنے اپنے حال میں واپس آئی کچھ عورتیں رشک سے اسکی طرف
دیکھ رہی تھی کچھ حسد سے۔

www.novelsclubb.com

مرد حضرات اپنے منہ پہ ٹیپ لگائے کھڑے تھے مگر انکی زبان میں خجلی تھی کبھی
ہمدردی سے اپنی بیویوں کو دیکھتے کبھی ازع کی طرف وہ اسکی تعریف کرنا چاہتے
تھے مگر بیوی کا ڈر!!!!

بیوی نا ہو جیسے موت کا فرشتہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور سنگل خوشی سے گپے لگا رہی تھی۔

زوہان چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا وہ اب اسکے پیچھے ہی تو تھا اسکا ماضی۔

وہی دلکش اور دھیمہ لہجہ۔"اسکیوزمی مس ازع شمشیر"

ازع نے آنکھیں بند کی جیسا وہ لہجہ اندر اتار رہی ہو یا پھر خود کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہی۔

ازع نے رخ اسکی طرف کیا۔

وہی انداز وہی چہرہ وہی آنکھیں وہی لہجہ کچھ بھی تو نہیں بدلا تھا سوائے اسکے "یس" بالوں کے زوہان نے دل ہی دل میں سوچا۔

www.novelsclubb.com

مگر وہ غلط تھا جذبات بدلے تھے ازع شمشیر کی عادتیں بدلی تھی۔

نیلی آنکھیں براؤن آنکھوں میں گاڑھے وہ اسے دیکھے گیا۔

کیا اسے اب بھی زوہان شاہ سے عشق تھا؟؟؟

عازیم نے ناگواری سے پہلو بدلا اسے پتہ نہیں کیوں زوہان ازع کے ساتھ کھڑا زہر لگ رہا تھا اسکا بس چلتا تو وہ ازع کو خود کے علاؤہ کسی سے بات کرنے تک نہ دیتا مگر اس حق نہیں تھا۔

کیا عازیم مصطفٰی کبھی وہ حق حاصل کر پائی گا؟؟؟

کسی کا جملا ان دونوں کے کانوں میں پھنچا۔"ازع شمشیر بہت خوبصورت ہے"

اور منظر لہرایا۔

وہ دونوں پارک میں بیٹھے تھے زوہان اسکی طرف بہت دیر سے دیکھ رہا تھا وہ اسکی طرف دیکھ کر کبھی الجھتی کبھی شرماتے اور کبھی نروس ہوتی۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟آخر کر اس نے پوچھ لیا۔

وہ سحر میں سے بولا۔"تم بہت خوبصورت ہو ازع شمشیر"

www.novelsclubb.com

ازع ہنس دی۔

"اور"

"تمہارے چہرے پہ ایک خوبصورت مسکان ہے"

لہجہ شریر ہوا تو وہ ہنس پڑی۔"اور میرے بالوں کی تعریف کون کرے گا؟"

زوہان ہنس دیا۔

"تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں تمہاری پرسنیلٹی کے ساتھ اچھے لگتے

زوہان نے اسکے بالوں کو چھوتے بولا۔"ہیں

"اور میری آنکھیں"

"تمہاری آنکھیں بہت خوبصورت ہے اسکی رنگت اور چمک بہت اچھی ہے"

"اگر میں کبھی کھو گئی تو تم مجھے کیسے ڈھونڈو گے؟"

"میں کبھی تمہیں کھونے نہیں دوں گا"

اس نے نا جانے کیوں یہ سوال پوچھا۔"تم مجھے چھوڑ کے تو نہیں جاؤ گے؟"

اس نے اس طرح "زوہان شاہ جینا چھوڑ سکتا ہے ازعِ شمشیر کو نہیں چھوڑ سکتا۔"

کہا کہ ازعِ رو دی۔

منظر آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

اس نے کہا تھا کہ وہ اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔

خیر اس نے صرف کہا تھا اور کہنے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

بے ساختہ زوہان کے منہ سے الفاظ نکلے۔"مجھے خوشی ہے کہ تم بچ گئی۔"

طنز سے بھرپور لہجہ۔"خیر آپ نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی مجھے مارنے کی"

زوہان کے لہجہ میں حتک تھی۔"تم یہ پروجیکٹ مجھ سے چھین کر بدلا لو گی؟"

"اہمم"

وہ دو قدم قریب آئے اور اپنا چہرہ اسکے کان کے قریب لے گئ۔

یہ شروعات ہے مسٹر زوہان شاہ میں تمہاری پاس کچھ بھی نہیں چھوڑو گی ایک"

اس کے لہجہ میں زہر ہی زہر تھا۔"ایک چیز تم سے چھینو گی۔

زوہان کے چہرہ پہ سایہ سالہرایا۔

ازع کو اسکے اتنے قریب دیکھ عازیم کی جبڑے بھینچ گئ آنکھوں میں ناگواری آ ٹھری۔

ازع دو قدم پیچھے ہوئی۔

اس کی آنکھوں میں انتقام کی آگ تھی اس کا بس چلتا تو ابھی زوہان شاہ کا خون پی جاتی۔

زوہان کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی وہ اسی کے انداز میں دو قدم آگے آیا اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔

اسے "لومڑی چاہی کتنی ہی چالاک کیوں نہ ہو وہ کبھی بھیڑیا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔"

بلا کا اعتماد تھا اپنی طاقت پر۔

ازع کی ہونٹ عنوبی مسکراہٹ میں ڈھیلے۔

زوہان دو قدم پیچھے ہوا اور نیلی آنکھیں براؤن آنکھوں میں گاڑھے وہ طنزیہ مسکرایا۔

اور بھیڑیا چاہی کتنا ہی خطرناک کیوں نہ ہو جائے وہ کبھی چالاک لومڑی سے نہیں بچ سکتا۔"

زوہان کا قہقہ بلند ہوا۔"اوو خوش فہمی اچھی ہے"

وہ پہلی مرتبہ اس طرح ہنسا تھا لوگوں نے گردن موڑ کر اس مغرور اور کھڑوس شہزادے کو دیکھا۔

وہ ہنستے ہوئے کتنا پیارا لگتا ہے لوگوں کی سرگوشیاں ہوئی۔

ازع کچھ دیر رک کر اسے دیکھنے لگی۔

"یہ تو وقت ہی بتائی گا کہ کسی خوش فہمی ہے۔"

www.novelsclubb.com

طنز کیا" معذرت زوہان شاہ ہمیشہ اپنی ٹکر کے دشمن کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔"

گیا۔

طنز کے بدلے "یوں کہیں نا کہ آپ ایک عورت سے ہارنے سے ڈرتے ہیں۔"

طنز۔

زوہان نے "لعنت ہے اس شخص پہ جو ایک کمزور اور یتیم لڑکی سے مقابلہ کرے"

یتیم پہ زور دے کو کہا۔

ازع کی آنکھوں میں سرخی در آئی اسے لگا کہ کسی نے اس پہ کھولتا پانی انڈیل دیا ہو۔

اس ایک لفظ پہ اسکا دل ہزاروں ٹکروں میں بٹا تھا۔

زوہان اس کی حالت سے محفوظ ہوا۔

عازیم نے گلاس ویٹر کو پکڑایا اور ازع کی بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"لعنت تو اس شخص پہ بھی ہے جو محبت میں دھوکا دے"

زوہان کی آنکھیں پتھرا گئیں ان میں نا جانے کیوں جلن ہونے لگی۔

ازع اسکی حالت سے محفوظ ہوتی ہلکا سا مسکرائے سہی جگہ اس نے تیر مارا تھا۔

وہ دبی دبی آواز میں غرایا۔ "پچھتاؤ گی تم ازع شمشیر"

ترکی بہ ترکی کہا۔"ازع شمشیر پچھتاوے لیتی نہیں دیتی ہے۔"

بھیڑیا کے مقابلہ آپ نے بہت سوں کے ساتھ پڑھا ہوگا مگر کبھی بھیڑیا اور چالاک لومڑی کا مقابلہ پڑھا ہے؟

عازیم ازع کی پیچھے کھڑے ہوتے "مس ازع مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔" بولا۔

ازع نے رخ عازیم کی طرف موڑا۔

نرم لہجہ۔"جی کہیہ"

زوہان کے تو گویا تن بدن میں آگ لگ گئی۔

ازع اور عازیم باتیں کرتی آگے چلی گئی اور زوہان پیچھے رہ گیا وہ ماضی تھا اور ماضی ہمیشہ پیچھے ہی رہتا ہے ہاتھ میں پکڑے گلاس پہ اسکی گرفت سخت ہوئی آنکھوں میں سرخی اتر آئی۔

www.novelsclubb.com

چھناکے سے گلاس ٹوٹا اور کرچیاں زوہان کے ہاتھوں میں گھس گئی خون ابل ابل کر نکلنے لگا۔

ایک ماڈرن اور خوبصورت لڑکی زوہان کی "اوو مسٹر زوہان یہ کیا کر دیا آپ نے" طرف فکرمندی سے بڑھی۔

ازع نے گردن موڑ کے اسے دیکھا پھر اسکے زخمی ہاتھ کو زوہان سرخ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ازع نے بغیر کوئی تاثر دیے رخ موڑ گئی۔

ہمیں دیکھ کر جب انہوں نے منہ موڑ لیا،

ایک تسلی سی ہو گئی چلو پہنچانتے تو ہیں

ایک زمانہ تھا ایک دوسرے کو دیکھنے سے تکتے نہیں تھی کسی دن ایک دوسرے کو نظر نہ آتے تو دن گزرتا نہیں تھا اور اب ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں۔

www.novelsclubb.com